Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
# الفضل
ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

| جلد ۶۳/۲۸ | ۱۵ر رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۲ر اخاء ۱۳۵۳ہش ۲ر اکتوبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۲۶ |
|---|---|---|

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ر اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کچھ ضعف کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

## رمضان کے روزے قومی عبادت ہیں

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۵ر دسمبر ۱۹۳۷ء میں فرمایا:۔

"تم کہہ سکتے ہو کہ روزہ دار روزے اپنے لئے رکھتا ہے دُنیا کے لئے نہیں رکھتا پھر اس کے روزوں کی یہ غرض کیونکر ہو سکتی ہے کہ دُنیا میں اسلام اور روحانیت قائم ہو جائے مگر میں کہتا ہوں اگر یہ روزے انفراد کے لئے ہوتے تو ایک مہینہ خاص طور پر کیوں مقرر کر دیا جاتا اور کیوں کہا جاتا کہ اسی ایک مہینہ میں سب لوگ روزے رکھیں۔ اس ایک مہینہ میں تمام مسلمانوں پر یہ واجب کر دینا کہ وہ روزے رکھیں بتاتا ہے کہ روزوں کا ایک حصّہ جہاں افراد کے لئے ہے وہاں ایک حصّہ اس کا قوم کے لئے بھی ہے تبھی اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کو روزوں پر لگا دیا تا قومی بیداری پیدا ہو۔ اگر افراد کے لئے روزے ہوتے تو یہ کیفیت پیدا نہ ہوتی اور ہر شخص کو اجازت ہوتی کہ جس مہینہ میں چاہے روزے رکھے مگر اب ایک مہینہ میں سب کو اکٹھا کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان دنوں میں ایک قومی بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ بچے بھی سحری کے وقت اُٹھ بیٹھتے ہیں اور گو روزہ نہ رکھیں مگر سحری کھا لیتے ہیں۔ اسی طرح ان دنوں میں مساجد لوگوں سے بھری رہتی ہیں لوگ تراویح پڑھتے ہیں، تہجد ادا کرتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں۔ یہ شعور الگ الگ روزے رکھ کر پیدا نہیں ہو سکتا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے ایک مہینہ مقرر کر دیا اور حکم دے دیا کہ اس مہینہ میں سوائے معذوروں کے سب لوگ روزے رکھیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے نماز باجماعت ہے۔ جو نماز فردی ہوتی ہے اس کے متعلق حکم ہے کہ جہاں جس کا جی چاہے پڑھ لے۔ چاہے تو گھر میں پڑھ لے اور چاہے تو مسجد میں پڑھ لے مگر نماز باجماعت کے لئے ایک امام مقرر کر دیا اور حکم دے دیا کہ سب لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھیں پس نماز باجماعت بھی فردی نہیں بلکہ قومی عبادت ہے۔ اسی طرح رمضان کے روزے فردی عبادت نہیں بلکہ قومی عبادت ہیں حج بھی فردی عبادت نہیں بلکہ قومی عبادت ہے۔ غرض جس عبادت کے ساتھ خدا تعالیٰ نے اجتماع

(باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے

## آپ ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اپنے ساتھ رکھتے ہیں

(۱) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے۔ آپ کیا بلحاظ اپنے اخلاقِ فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوّتِ قدسی اور عقدِ ہمّت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خُوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دُعاؤں کی قبولیّت کے غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دِل میں بیجا غصّہ اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں"

(الحکم ۱۰ر اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

(۲) "مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسُولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھانے والا صرف حضرت سیّدنا و مولٰینا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں"

(اربعین حصّہ اوّل صفحہ ۳)

(۳) "مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسانِ کامل گزرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک اُمّت کے سچّے پیروؤں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے"

(اربعین حصّہ اوّل صفحہ ۴)

(۴) "دُنیا میں ایک ہی کامل انسان گذرا ہے جس کا نام محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے" (الحکم ۱۰ر اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعت ہائے احمدیہ امریکہ و کینیڈا کا ستائیسواں سالانہ اجتماع

## روح افزاء اور ایمان پرور ماحول امریکی نومسلم بھائیوں کی اسلام اور احمدیت سے گہری محبت کا مظاہرہ

## چار افراد کا قبولِ اسلام

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مشنری مڈویسٹ و سیکرٹری کنونشن ۱۹۷۵ء

(۲)

### جلسہ گاہ اور ارد گرد کی زیبائش

ہمارا اجتماع حقیقتاً بین الاقوامی قسم کا اجتماع تھا جس میں دور و نزدیک سے دوست سفر کی تکالیف اٹھا کر اس دینی اجتماع میں شامل ہوئے مقامی جماعت کے مخلصین ربوہ سے واپس آتے وقت ربوہ کے جلسہ پر بننے والے خاص گیٹوں میں سے ایک پر لٹکنے والا بینر Banner عقیدۃً اپنے ساتھ امریکہ لے آئے تھے ۔ یاتون من کل فج عمیق ۔ یاتین من کل فج عمیق ...... جو موقع کی مناسبت کے لحاظ سے سٹیج کے بالائی حصہ میں ٹانکا دیا گیا تھا سینٹ لوئیس کے ایک تاجر بھائی بہت سے غباروں پر احمدیہ کنونشن ۱۹۷۵ء لکھوا کر لائے تھے جو انہوں نے رجسٹریشن آفس کی وساطت سے بچوں کو مفت تقسیم کئے مقامی جماعت نے تین مختلف اوقات میں حج بیت اللہ شریف اور ربوہ کے جلسہ سالانہ کی فلمیں بھی دکھلائیں جو دوستوں کے ایمانوں کو تازہ کرنے کا موجب ہوئیں

### صدارت

کل چار اجلاس ہوئے پہلے کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے کی ۔ دوسرے کی نیویارک کے معمر بزرگ امام سائی بشیر افضل صاحب نے اور آخری دو اجلاس عالی قدر نیشنل امیر بھائی رشید احمد صاحب اور امام محمد صدیق صاحب شاہد کی صدارت میں منعقد ہوئے سٹیج سیکرٹری شپ ۔۔۔۔ خاکسار کے سپرد رہی ۔ افتتاحی تقریر میں محترم مشنری انچارج صاحب نے موجودہ نازک دور میں جماعت کو خاص طور پر دعاؤں پر زور دینے کی اہمیت بیان کی اور نفلی روزے رکھنے کی بھی تلقین کی

اس سے پہلے اجلاس میں امام محمد صدیق شاہد صاحب مشنری انچارج نے احمدیت کے شاندار مستقبل پر تقریر کی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ خلفاء کے ایمان افروز اور روح پرور اقتباسات پڑھ کر سنائے ۔ جن کی رو سے احمدیت کی ترقی کا آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے ۔ اسلام اور احمدیت کی ترقی میں درمیانی ابتلائیں اور آزمائشیں مستقل روک قطعاً نہیں بن سکتیں ۔ آزمائشیں آتی رہی ہیں آتی ہیں اور آئیں گی ۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا قدم منزلِ مقصود کی طرف بڑھتا چلا جائے گا ۔ اور بڑھتا چلا جا رہا ہے ۔

### بعض دیگر تقاریر

بھائی محمد صادق صاحب امیر نیوجرسی ۔ پرانے مخلص نومسلم ہیں جوش اور نور ایمان سے منور ۔ ان کی تقریر بھی دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی تھی ۔ ایک خاص اثر رکھتی تھی الہ دل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے روح پرور واقعات سنانے کا خاص ذوق ہے ان کی تقریر "ایمان" کے موضوع پر تھی انہوں نے اپنی تقریر میں افراد احمدیت اور تاریخ احمدیت سے چیدہ چیدہ ایمان افروز واقعات سنا کر حاضرین سے تحسین حاصل کی ۔

### امریکہ اور کینیڈا مشن

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی تاریخ کو بیان کرنا نیشنل امیر بھائی رشید احمد صاحب کے ذمہ تھا ۔ چنانچہ انہوں نے ذاتی علم کی بناء پر ۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی امریکہ میں ۱۹۲۱ء کی آمد سے لے کر آج تک کے مشنری حضرات کا ذکر کیا اور مختلف جماعتوں کی تاسیس اور ترقی پر روشنی ڈالی ۔ مطبوعہ پروگرام کے مطابق کینیڈا میں احمدیت کے موضوع پر تقریر کرنے والے دوست عزیزم خلیفہ عبدالعزیز صاحب بیرسٹر جنرل پریذیڈنٹ کی غیر حاضری کی وجہ سے یہ فریضہ خاکسار نے ادا کیا اور اپنی ذاتی معلومات کے مطابق خاکسار نے کینیڈا کی جماعتوں کے مختصر سے حالات سنائے ۔

### صد سالہ جوبلی فنڈ

خاکسار نے جوبلی فنڈ کی تاسیس اس کی امریکہ میں موجودہ حالت اور اسکو مستحکم کرنے کے سلسلہ میں دوستوں سے خطاب کیا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ چٹھی جو حضور نے گزشتہ سال خاص پیغام کے طور پر امریکہ میں بھجوائی تھی اور جس کے بعد امریکہ اور کینیڈا کی جماعتوں نے حضور کی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش شروع کی تھی ۔ دوبارہ حاضرین کو پڑھ کر سنائی ۔ اور ان بھائیوں اور بہنوں سے جنہوں نے اس سے پہلے وعدہ کرنے کا موقع نہ ملا تھا ۔ وعدہ پیش کرنے ۔ اور جو وعدہ کر چکے ہیں ان کو کل موعودہ رقم کا ۱/۵ حصہ فروری ۱۹۷۵ء کے آخر تک ادا کرنے کی تلقین کی ۔ دوستوں کو معلوم ہوگا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس فنڈ میں امریکہ اور کینیڈا کے دوست اس وقت تک پچھتر لاکھ روپے کے تقریباً وعدہ کر چکے ہیں ۔

اللّٰھم زد فزد

### تلاوت و نظم

مختلف اوقات میں تلاوت قرآن کریم کرنے کی سعادت ۔ بھائی محمد صادق امیر نیوجرسی ۔ بھائی عبدالجبیر (؟) حق ۔ ملک سلیم احمد ناصر اور ملک کریم ظفر نے پائی ۔ نظم پڑھنے والوں میں محترم منور سعید صاحب نیشنل فائنانشل سیکرٹری ۔ عزیزم مجیب اللہ اور جمیل احمد صاحب آف کینیڈا اور غلام محمود صاحب ممتاز تھے ۔ ایک امریکی بھائی یوسف علی آف ڈیٹن نے خود ساختہ انگریزی نظم پڑھ کر تحسین پائی ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

## لگن

"در حبیب پہ دھونی رما کے بیٹھے ہیں"
جو نغمے سلف نے گائے تھے گا کے بیٹھے ہیں

خوشا نصیب خدا نے دیا ہے ایک مقام
مقامِ عشق کے نغمے سنا کے بیٹھے ہیں

وفا ہے شرطِ محبت یہ اہل نقوشِ جبیں
بصد نیاز جبینیں جھکا کے بیٹھے ہیں

جفا و جور و ستم کی یہاں پہ بات نہیں
دلوں سے نفس کی آتش بجھا کے بیٹھے ہیں

پیام حسن قبولِ نگاہ ہو یا نہ ہو
پیامِ حسنِ فراواں سنا کے بیٹھے ہیں

سراپا عشق مجسم بخاطر آلِ حق
دلوں میں ایک لگن سی لگا کے بیٹھے ہیں

سراپا عجز بنے التجائے دل لے کر
نقوش کبر و خودی کے مٹا کے بیٹھے ہیں

(امین اللہ خاں سالک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# صیام رمضان

(مکرم امین اللہ خان صاحب سالک مربی سلسلہ احمدیہ مقیم منڈی بہاؤالدین)

انسان ایک لائحہ عمل کا مقتضی ہے اسے کونسے امور بجا لانے چاہئیں اور کن امور سے اسے مجتنب رہنا چاہیئے۔ مشرق و مغرب کے مفکرین اپنی اصول و ضوابط کی تدوین کے لئے ہر کاوش بروئے کار لاتے ہیں۔ قومیں ان اصول کی توضیح کے لئے اربوں روپیہ صرف کرتی ہیں ــــ اور پھر بھی یہ اصول و ضوابط ان کی تسکین کا باعث نہیں بنتے۔ اور یہ اصول تبدیلی ــــ اور پیہم تبدیلی کے باوجود انسانی مقتضیات کا مداوا نہیں ہو سکتے خواہ یہ اصول عارضی ہوں یا دائمی، مختص بالقوم ہوں یا آفاقی، فروعی ہوں یا اساسی۔ یہاں وہ اصول مراد نہیں جن میں وقت اور حال کے مطابق تبدیلی مستحسن ہے بلکہ وہ وہ اصول ہیں جنہیں وقت کے تقاضے غلط ثابت کرتے ہیں اور جن کے تصنع کی وجہ سے انہیں متروک و مہجور چھوڑنے سے انسانی نجات وابستہ ہے۔

نوعِ انسانی اور اُمّتِ مسلمہ پہ خدائے رحمٰن و رحیم کا یہ ایک عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں احسن دستورِ حیات "قرآن مجید" سے نوازا۔

مقصود یہ نہیں کہ معاذ اللہ انسان کسی نامناسب تکلیف میں مبتلا ہو۔ اسلامی اوامر و نواہی کا مقصود انسان کی بہبودی و خیر خواہی ہے۔ اسلام الٰہی اوامر و نواہی کا حکم دیتا ہے جو جسمانی، اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ممد و مفید ہوں۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ فرما کر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس ماہِ مبارک اور انسانی تاریخ کے عظیم الشان اعجاز "قرآن مجید" کے گہرے تعلق کا اظہار فرمایا ہے اور اس مقدس فریضہ "صیام رمضان" کے افادات کا مژدہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کی مبارک نوید سے دیا۔ تقویٰ کے متعلق ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

نصرانیت محض مادیت میں الجھ کر رہ گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صیام میں روح کی تسکین کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے، دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی حمد اور تسبیح و تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

روزہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ آپ نے ان ایام کو مبارک اور نزولِ رحمت کے ایام قرار دیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۳)

ہماری حیات و ممات، ہمارا قیام و قعود خدائے ملیک و مقتدر کے لئے ہے۔ جب طعام سے حکم اجتناب ہے، بندۂ مرضیاتِ الٰہیہ اسی نہی کا پابند ہے۔ اور جب سحور اور تعجیل افطار کی تلقین ہے تو بندۂ توحید بسوئے اشتیاق سے سرشار، حکمِ ایزدی کی تعمیل کرتا ہے۔

تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً۔ (بخاری)

اور

أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔ (ترمذی)

بھوک اور پیاس سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ رہبانیت نہیں۔ یہ ہے دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے ایک الٰہی تبتل ــــ ایک للّٰہی انقطاع!

# سادہ زندگی کیوں ضروری ہے؟

ملک و ملت کی فلاح و بہبود اور تبلیغِ اسلام کے لئے حالات کو زیادہ سے زیادہ سازگار بنانے کی خاطر آج سے چالیس سال پہلے جن اہم امور کی طرف سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں متوجہ فرمایا تھا آج ان کی ضرورت کا احساس ہر محبِ وطن اپنے دل میں پاتا ہے ان میں سے سادہ زندگی کی تحریک سرِ فہرست ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں اس تحریک کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تحریک جو بظاہر معمولی نظر آتی ہے کیوں ضروری ہے؟ اس کا جواب مختلف زاویوں سے خود حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعدد موقعوں پر ارشاد فرمایا ہے۔ سو اس ضمن میں حضور کے الفاظ میں جواب ملاحظہ فرمائیے۔

## ۱۔ آئندہ امن عالم کی بنیاد اسی تحریک پر ہے

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے۔"

(رسالہ سادہ زندگی صفحہ ۴)

## ۲۔ سادہ زندگی اعلیٰ قربانیوں کی اہلیت پیدا کرتی ہے

"تم اعلیٰ قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ محنت اور مشقت برداشت کرنے کی تم میں طاقت پیدا ہو۔ مشکلات اور تکالیف برداشت کر سکو، اور جب تمہارے پاس مال ہوگا تو اعلیٰ قربانی کے قابل ہو سکو گے۔ دل کی قربانی سے مال مہیا نہیں ہو سکتا جب دل کی قربانی ہوگی اور تمہارے پاس مال بھی ہوگا تو اسے پیش کر سکو گے۔"

(رسالہ سادہ زندگی صفحہ ۱)

"جب مشکلات کا وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے بلکہ وہ یہ خیال کریں اگر ہمیں وطن چھوڑنا پڑا تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی اور اگر کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں۔ پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے۔"

(رسالہ سادہ زندگی صفحہ ۱۱)

## ۳۔ سادہ زندگی سے روحانی مقام حاصل ہوتا ہے۔

"اگر تم سمجھو کہ اس کے بغیر تم روحانیت کا مقام حاصل کر لو گے تو یہ نفس کو دھوکا دینے والی بات ہے ........ نوافل کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔"

(رسالہ سادہ زندگی صفحہ ۱۳)

## ۴۔ سادہ زندگی میں اہم امور کی طرف توجہ کی جا سکتی ہے۔

"انسانی دماغ جب ایک طرف سے فارغ ہو تبھی دوسرا کام آ سکتا ہے۔ اگر ہم اپنے دماغ کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف لگا دیں تو اسلام کی ترقی کے کام ہم کب کر سکیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کھانے اور لباس میں انسان کو سادگی کا حکم دیا ہے تاکہ وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں اُلجھنے کی بجائے اہم امور کی طرف توجہ کرے۔"

(رسالہ سادہ زندگی صفحہ ۲۷)

## ۵۔ سادہ زندگی مساوات قائم کرتی ہے۔

"لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ امیروں اور غریبوں میں ایک بیّن فرق ہے۔"

(رسالہ سادہ زندگی)

ان زرّیں اقتباسات میں سادہ زندگی اختیار کرنے کی اہمیت جس خوبی اور وضاحت کے ساتھ مذکور ہے وہ کسی حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان زرّیں ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔

خاکسار
شبیر احمد
وکیل المال اوّل تحریک جدید
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ماہنامہ الفرقان کا سیرت خاتم النبیینؐ نمبر

ماہِ دسمبر ۱۹۷۴ء کا شمارہ انشاء اللہ العزیز سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں خاص نمبر ہوگا۔ مندرجہ ذیل عنوانات پر مقالہ جات شائع ہوں گے:۔

(۱) ترسیٹھ سالہ مبارک زندگی کا اجمالی خاکہ۔ (۲) سیرۃ نبویؐ کے دس امتیازی پہلو (۳) سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ تبلیغ میں (۴) یتامیٰ، مساکین اور بیواؤں کے بارے میں سیرۃ نبویؐ (۵) سیرۃ نبویؐ معاہدات کی پابندی کے لحاظ سے۔ (۶) میدانِ جنگ میں حضرت خاتم النبیینؐ کے بلند اخلاق (۷) بیویوں اور بچوں سے حسنِ سلوک کا کامل نمونہ (۸) ملکی سیاست اور تمدنی امور میں آپؐ کی اعلیٰ تعلیم۔ (۹) فقر و درویشی کی پاکیزہ زندگی میں اسوۂ حسنہ (۱۰) توکل علی اللہ اور کامیابی پر یقین کے ساتھ حضورؐ کی ادعیہ مبارکہ ـــ ان دس عنوانوں پر ٹھوس اور قیمتی مقالہ جات شائع ہوں گے۔

اہلِ علم و قلم قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اپنے مضامین بھیج کر اس کارِ خیر میں حصہ لے کر ممنون فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان۔ ربوہ)

# لجنات متوجہ ہوں!

تمام صدر اور سیکرٹریانِ لجنات کو بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ حسبِ معمول اپنی سالانہ رپورٹ جلد از جلد مکمل کر کے دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ ۳۱؍ اکتوبر تک تمام رپورٹیں لازماً دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ سالانہ رپورٹ مرتب کی جا سکے۔ مندرجہ ذیل امور کی پابندی کی درخواست ہے:۔

۱۔ رپورٹ کی دو کاپیاں خوشخط لکھی ہوں۔
۲۔ فل سکیپ پیپر کے صرف ایک طرف لکھا جائے۔
۳۔ تمام ضروری معلومات معیار سند امتیاز کے مطابق فراہم کی جائیں۔
۴۔ غیر ضروری تفصیلات سے پرہیز کیا جائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ ربوہ)

# رسائل "خالد" و "تشحیذ الاذہان" ربوہ۔

بعض مجبوریوں کے باعث ماہ ستمبر ۱۹۷۴ء کے رسائل خالد و تشحیذ الاذہان ۳۰؍ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پوسٹ کئے گئے ہیں۔ دیر سے رسائل کے پوسٹ کرنے پر ہم قارئین خالد و تشحیذ سے معذرت خواہ ہیں۔

دس اکتوبر ۱۹۷۴ء تک جن خریداران یا ایجنٹ صاحبان کو یہ رسالے نہ ملیں، وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔ (مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

# ماہنامہ الفرقان نصف قیمت پر

لندن سے ایک دوست نے توسیع اشاعت کے لئے رقم بھجوائی ہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک میں جو دوست نصف قیمت یعنی پانچ روپے نقد ارسال فرمائیں گے انہیں سال بھر کے لئے رسالہ الفرقان ملتا رہے گا۔ یہ رعایت صرف پہلے سو نئے خریداروں کیلئے ہے۔ ان کے نام ماہِ اکتوبر سے رسالہ جاری ہوگا۔ (مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

**درخواستِ دعا** میرے والد مکرم مولوی غلام احمدؐ صاحب ارشد کا ہرنیا کا اپریشن مورخہ ۲؍ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو سرگودھا سول ہسپتال میں ہونا ہے۔ احباب سے اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک رشید احمدؐ طیب سرگودھا)

# نتیجہ ووکیشنل ڈپلومہ نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

سابقہ روایات کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکول ہذا کا نتیجہ اس سال بھی بہت شاندار رہا۔ گیارہ طالبات نے امتحان ڈپلومہ میں شرکت کی جو سب کی سب فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ ایک طالبہ عذرا بنت ظریف احمد خان نے ۳۲۱/۴۰۰ نمبر حاصل کر کے سکول میں فرسٹ اور پنجاب بورڈ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

| رول نمبر | نام طالبہ | حاصل کردہ نمبر | رول نمبر | نام طالبہ | حاصل کردہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶۸۸ | کشور ستارہ | ۳۰۵/۴۰۰ | ۶۹۴ | خالدہ مسرت | ۲۷۳ |
| ۶۸۹ | سلیمہ طاہرہ | ۳۰۷ | ۶۹۵ | بشریٰ صدیقہ | ۲۹۲ |
| ۶۹۰ | بشریٰ ناہید | ۳۰۳ | ۶۹۶ | عذرا ظریف | ۳۲۱ اوّل |
| ۶۹۱ | فرحت جہاں بیگم | ۲۹۰ | ۶۹۷ | مسعودہ بیگم | ۲۹۳ |
| ۶۹۲ | نصرت جہاں بیگم | ۲۷۹ | ۶۹۸ | قدسیہ تبسم | ۳۱۶ دوئم |
| ۶۹۳ | امۃ الجمیل بشریٰ | ۳۰۳ | | | |

سال رواں سے پنجاب بورڈ نے سرٹیفکیٹ کا امتحان بھی شروع کیا ہے جس میں ۱۶ طالبات نے شرکت کی۔ نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

| رول نمبر | نام طالبہ | حاصل کردہ نمبر | رول نمبر | نام طالبہ | حاصل کردہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۸۷۰ | فہمیدہ جبین | ۲۷۵/۴۰۰ | ۸۸۰ | بدر النساء | R.L. |
| ۸۷۱ | امۃ الجمیل | ۲۸۲ | ۸۸۱ | رفیقہ صداقت | ۲۸۷ |
| ۸۷۲ | امۃ المتین | ۲۸۸ | ۸۸۲ | بشارت بیگم | ۲۸۷ |
| ۸۷۳ | مبارکہ بیگم | ۲۶۴ | ۸۸۳ | بشریٰ بیگم | ۲۸۷ |
| ۸۷۴ | امۃ القدیر | R.L. | ۸۸۴ | انیسہ مرزا | ۲۷۰ |
| ۸۷۶ | مبشرہ سلطانہ | ۲۹۰ سوئم | ۸۸۶ | نعیمہ طاہرہ | R.L. |
| ۸۷۸ | ناصرہ افغانی | ۳۰۰ دوم | ۸۸۷ | طیبہ بشریٰ | ۲۸۸ |
| ۸۷۹ | حلیمہ طاہرہ | ۲۸۳ | ۸۸۸ | صادقہ منورہ | ۳۱۷ اوّل |

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

# ہماری زندگی کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی بڑی غرض یہ ہے کہ تمام اقوامِ عالم کو اسلام کی حسین تعلیم کا گرویدہ بنا کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مضبوط رشتہ روحانی جوڑ دیں۔ اس نقطہ نگاہ سے ہر احمدی بوڑھے۔ جوان، بچے اور عورت کو دنیا پر نگاہ ڈالنی چاہیئے کہ ہم نے انشاء اللہ بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے جیتنا ہے"۔

ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے ہر قسم کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ تمام دنیا کے بسنے والے انسان حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں داخل ہو کر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنا شروع کر دیں۔ اسی لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مناسب حال قربانیوں سے اس مبارک مقصد کے پورا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

**دعائے نعم البدل** برادرم بشیر احمد صاحب کیفے بشیر بند روڈ لاہور کا چھوٹا بچہ بعمر تقریباً ایک سال مورخہ ۲۷ ستمبر کو اچانک وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل دے اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین (ایم۔ ایس۔ اختر۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے

## تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۶۸ء میں تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"قرآن کریم نے جو یہ فرمایا یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ تو یہاں بھی اسی طرف ہمیں متوجہ کیا گیا ہے۔ مسجد تذلّل اور عبادت کے مقام کو کہتے ہیں اور زینۃ سے یہاں مراد دل کی صفائی اور پاکیزگی اور دل کا تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں حکم دیا ہے کہ جب بھی میرے حضور تذلّل سے جھکنا چاہو اور میری اطاعت اور میری عبادت کرنا چاہو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تم اپنے دلوں کو پاکیزہ کرو اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں:-

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوقِ عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے جو انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔"

(صفحہ ۵۱، ۵۲ ایڈیشن اوّل)

تو تقویٰ ایک ایسا حکم ہے جس کا براہِ راست اور نہایت ہی گہرا اور ضروری تعلق تمام دوسرے احکام سے ہے خواہ وہ احکام ہمارے اقوال سے تعلق رکھتے ہوں یا اعتقادات سے تعلق رکھتے ہوں یا اعمال سے تعلق رکھتے ہوں، خواہ وہ احکام مثبت ہوں کہ کرنے کا حکم دیا گیا ہو، خواہ وہ احکام منفی ہوں کہ بُرائیوں سے روکا گیا ہو۔ ہر حکم کی بجا آوری اس رنگ میں کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہمارا وہ فعل مقبول اور محبوب ہو جائے ممکن نہیں جب تک تقویٰ کی بنیاد پر اس کی عمارت نہ ہو، جب تک تقویٰ کی جڑ سے اس کی شاخیں نہ پھوٹیں، جب تک تقویٰ کے نور کے ہالہ میں وہ لپٹا ہوا نہ ہو، جب تک تقویٰ کی روحانی زینت اسے خوبصورت نہ کر رہی ہو وہ ہمارے رب کی نگاہ میں۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر دوسرے احکام کے مقابلہ میں بہت ہی زور دیا ہے اور اس لئے بھی زور دیا ہے کہ اس حکم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگ خود کو بڑا بزرگ سمجھنے یا کہنے لگ جاتے ہیں یا کسی دوسرے کو بڑا بزرگ سمجھنے یا کہنے لگ جاتے ہیں حالانکہ اس بنیادی حقیقت کے مدِّنظر ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ حکم دیا ہے کہ فَلَا تُزَکُّوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی۔ جب تقویٰ کا تعلق دل سے ہے، جب تقویٰ کا تعلق نیّت سے ہے، جب تقویٰ کا تعلق اس پوشیدہ تعلق سے ہے جو ایک بندے کا خدا سے ہوتا ہے تو پھر بندوں کو تو یہ زیبا نہیں دیتا کہ وہ خود فیصلہ کریں اور حَکَم بنیں یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی۔ انسان کو عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے بنیادی فضل اللہ تعالیٰ سے یہ چاہنا چاہیئے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں تقویٰ دے، اے ہمارے ربّ! ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی طاقت اور استعداد دے، اے ہمارے ربّ! ہمارے اعمال کو تقویٰ کے قلعہ میں محفوظ کرلے، اے ہمارے ربّ! ہمارے اعمال کو تقویٰ کے نور میں لپیٹ لے اور منور کر دے اور اے ہمارے ربّ! تقویٰ کی روحانی خوبصورتی ہمارے اعمال پر چڑھا۔ وہ تجھے مقبول ہو جائیں اور تو ہم سے راضی ہو جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔" (الفضل ۹ اپریل ۱۹۶۸ء)

## ذہین اور ہونہار طلباء سے ایک ضروری گذارش

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے میٹرک کے امتحان کی طرح انٹرمیڈیٹ کے امتحانوں میں بہت سے بچوں نے بہت اعلیٰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ ان کی یہ کامیابیاں ملک و قوم کے لئے قابلِ فخر ہیں۔ ایسے بچوں کو (جنہیں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ دماغی صلاحیتوں سے نوازا ہے اور انہیں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں نمایاں کامیابی بخشی ہے) چاہیئے کہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھ کر اپنی خداداد صلاحیتوں کو مزید اجاگر کریں اور ملک و قوم کے لئے مفید وجود بننے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

ہمیں امید ہے کہ ایسے بچے اپنی قابلیت کی بناء پر عام کالجوں اور علی الخصوص پروفیشنل کالجوں اور ملک کی ٹیکنیکل یونیورسٹیوں میں داخل ہونے کی پوری کوشش کریں گے۔ ان کی ذاتی قابلیت اور امتحانات میں حاصل کردہ اعلیٰ نمبروں کی بناء پر انہیں داخلہ حاصل کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ لیاقت کے باوجود مزید تعلیم حاصل کر کے اپنی خداداد صلاحیتوں کو اجاگر نہ کرنا ناشکری کے مترادف ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے باصلاحیت ہونہار طلباء کا معین و مددگار ہو اور وہ پروفیشنل اور ٹیکنیکل یونیورسٹیوں میں اپنی لیاقت کی بنیاد پر داخلے حاصل کر کے پوری محنت اور جانسوزی کے ساتھ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور اس طرح اپنے آپ کو قوم و ملک کے لئے مفید وجود بنائیں اور پھر قوم و ملک کی خدمت کا فریضہ پوری تندہی سے ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کے لئے اپنے فضل سے آسانیاں پیدا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(ادارہ)

## ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحبزادی بی بی امۃ البصیر صاحبہ (بنت محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب ابن حضرت پروفیسر علی احمد صاحبؓ) اور ڈاکٹر سید داؤد احمد صاحب (ابن محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب لاہور) کو بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۴ء بیٹی عطا فرمائی ہے نومولودہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے، دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال کرے اور اپنے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

## رمضان کے روزے قومی عبادت ہیں

(بقیہ صفحہ اوّل)

کی شرط لگا دی ہے وہ شرط صاف بتاتی ہے کہ وہ قومی عبادت ہے اور جس کے ساتھ شرط نہ ہو وہ فردی عبادت ہوتی ہے۔"

(خطباتِ محمودؓ جلد اوّل صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲ اخاء ۱۳۵۳ ہش

# صبر و برداشت کا عدیم النظیر اسوۂ حسنہ

دیگر مامورینِ الٰہی کی طرح نبیوں کے سردار خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے قدسی صفات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی دشمنانِ حق کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت کا سامنا کرنا اور انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا۔ یہ مظالم اس درجہ سفاکی اور وحشت و بربریت کے آئینہ دار تھے کہ انہیں پڑھ کر آج بھی جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن پر لرزہ طاری ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ فی الوقت ان مظالم کو یہاں بیان کرنا ہمارے پیشِ نظر نہیں ہے۔ وہ زبان زد عام ہیں اور اپنے اور پرائے سب ان سے واقف ہیں۔ البتہ فی الوقت اِس تعلق میں ہم جس امر پر زور دینا چاہتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ عدیم النظیر نمونہ اور اسوہ ہے جو آپؐ نے کرب و بلا اور انتہائی شدید اذیتوں کے دوران دکھایا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ایسے حالات میں صرف صبر اور استقامت کا ہی آئینہ دار نہ تھا بلکہ ان دو انتہائی اہم اور بنیادی اوصاف کے علاوہ ایک ایسے خُلق پر بھی حاوی تھا جس کی کوئی اور مثال ڈھونڈنا سعیٔ لاحاصل کے مترادف ہے۔ وہ خُلقِ عظیم یہ ہے کہ آپؐ نے صبر و استقامت کا عدیم النظیر مظاہرہ کرنے کے ساتھ ساتھ انسانیت سوز مظالم ڈھانے اور انتہا درجہ کی اذیت پہنچانے والوں کے خلاف اپنے دل میں قطعاً کوئی میل نہ آنے دیا اور نہ صرف یہ کہ میل نہ آنے دیا بلکہ ان کی ہمدردی اور غمخواری اور ان کی دینی و دُنیوی فلاح کے جذبہ کو اِس اوجِ کمال کو پہنچایا کہ اس غم میں اپنی جان کو ہلاکت کی حد تک پہنچانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جو آپؐ کے دل کا رازداں تھا آپؐ کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا (الکہف آیت ۷)

ترجمہ:۔ کیا اگر وہ اِس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو تُو ان کے غم میں شدتِ افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔

مخالفینِ حق کی طرف سے آپؐ پر اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ پر ڈھائے جانے والے انسانیت سوز مظالم اور ان کی طرف سے پہنچائی جانے والی انتہائی شدید اذیتوں کے باوجود ان کے لئے آپؐ کی ہمدردی اور جانسوزی کا یہ عالم تھا کہ جب آپؐ تبلیغی سفر پر اکیلے ہی طائف تشریف لے گئے اور وہاں کے اکابرین کے اُکسانے پر وہاں کے اوباشوں نے کئی میل تک آپؐ کا پیچھا کر کے اور پتھر برسا برسا کر آپؐ کو لہولہان کر دیا تو آپؐ کی زبان مبارک سے اُن کے لئے بجز کلمۂ خیر کے اور کچھ نہ نکلا۔ آپؐ نے اُن کے حق میں یہی دعا کی رَبِّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے یہ بڑے ہی نادان اور ناسمجھ ہیں یہ اپنے کرتوتوں کی مضرّت سے بے خبر ہیں۔ اور پھر جب اِس سفر سے واپسی پر آپؐ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ آیا اور اُس نے کہا کہ ”مجھے خدا نے آپؐ کے پاس بھیجا ہے تا اگر ارشاد ہو تو میں پہلو کے یہ دونوں پہاڑ ان لوگوں پر گرا کر ان کا خاتمہ کر دوں“ تو آپؐ نے فرمایا ”نہ نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کرے گا جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے۔“

البتہ جہاں آپؐ نے اپنے دُکھ دینے اور لہولہان کر دینے والوں کی ہدایت یابی کے لئے دعا کی وہاں اپنی اور اپنے صحابہؓ کی مشکلات اور تکالیف دُور ہونے کے لئے بھی اپنے قادر و توانا خدا کے حضور یوں دعا فرمائی:۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ۔ اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَاَنْتَ رَبِّيْ ..... الخ

یعنی ”اے میرے ربّ! میں اپنے ضعفِ قوّت اور قلّتِ تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں۔ اے میرے خدا! تُو سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے اور کمزوروں اور بے کسوں کا تُو ہی نگہبان و محافظ ہے اور تُو ہی میرا پروردگار ہے ..... میں تیرے ہی منہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوں کیونکہ تُو ہی ہے جو ظلمتوں کو دُور کرتا اور انسان کو دنیا و آخرت کے حسنات کا وارث بناتا ہے۔“

پھر انسانیت سوز مظالم اور بدن کے رونگٹے کھڑے کر دینے والی اذیتوں کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف صبر و استقامت کا اور دوسری طرف ظلم ڈھانے اور اذیتیں پہنچانے والوں کی ہدایت یابی کے لئے ہمدردی و جانسوزی کا جو عدیم النظیر نمونہ دکھایا اِس نمونہ کی کامل پیروی کرنے کی آپؐ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو بھی تلقین فرمائی چنانچہ ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف مع چند دوسرے اصحاب کے آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ”یارسول اللہ ہم مشرک تھے تو ہم معزز تھے اور کوئی ہماری طرف آنکھ تک نہیں اٹھا سکتا تھا لیکن جب سے مسلمان ہوئے ہیں کمزور و ناتوان ہو گئے ہیں اور ہم کو ذلیل ہو کر مخالفینِ حق کے مظالم سہنے پڑتے ہیں۔ پس یارسول اللہ آپؐ ہم کو اجازت دیں کہ ہم اپنی بساط کے مطابق ان کا مقابلہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا:۔

اِنِّيْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا

یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو کا حکم ہے پس میں تم کو مقابلہ کی اجازت نہیں دے سکتا۔

اس پر بعض صحابہؓ کے دل میں خیال آیا کہ اگر ہمیں مقابلہ کی اجازت نہیں ہے تو پھر ہمارے بچاؤ کی ایک ہی صورت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظلم ڈھانے اور اذیتیں پہنچانے والوں کے حق میں بددعا کریں۔ چنانچہ حضرت خبابؓ بن الارت (جنہیں دہکتے ہوئے کوئلوں پر چت لٹا کر انتہائی بے دردی سے اذیت پہنچائی گئی تھی) اور بعض دوسرے صحابہؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپؐ دیکھ رہے ہیں کہ قریش کے ہاتھوں مسلمانوں کو کیسی کیسی اذیتیں پہنچ رہی ہیں آپؐ ان درندہ صفت انسانوں کے لئے بددعا کیوں نہیں کرتے۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ یہ الفاظ سُنتے ہی آپؐ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور آپؐ کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا:۔

”دیکھو تم سے پہلے وہ لوگ گزرے ہیں جن کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے نوچ نوچ کر ہڈیوں تک صاف کر دیا گیا مگر وہ اپنے دین سے متزلزل نہیں ہوئے اور وہ لوگ گزرے ہیں جن کے سروں پر آرے چلا کر ان کو دو ٹکڑے کیا گیا مگر ان کے قدموں میں لغزش نہیں آئی۔ دیکھو خدا اِس کام کو ضرور پورا کرے گا حتّٰی کہ ایک شتر سوار صنعا (شام) سے لے کر حضر موت تک سفر کرے گا اور اس کو سوائے خدا کے اور کسی کا ڈر نہ ہوگا مگر تم تو جلدی کرتے ہو۔“

صحابہؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد کے آگے سرِ تسلیم خم تھا۔ انہوں نے مظالم اور اذیتوں کا کوئی جواب دئے اور بددعا کا کوئی کلمہ زبان پر لائے بغیر بلکہ دُکھ دینے والوں کی ہدایت یابی کے لئے دعائیں کر کر کے صبر و برداشت اور استقامت کا وہ نمونہ دکھایا کہ تاریخ اس کی مثال لانے سے عاجز ہے۔

وہ جن کے کندھوں پر اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی گراں بہا ذمہ داری ڈالی گئی ہے انکے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے قدسی صفات صحابہؓ کا یہ نمونہ مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔